ضبط وترتیب: حافظ محمد عرفان الحق اظہار حقانی
استاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

# دارالعلوم حقانیہ انجمن تعلیم القرآن (شعبہ عربی) کے اولین مدرس
# حضرت مولانا قاضی حبیب الرحمان رحمۃ اللہ علیہ
## فاضل دارالعلوم دیوبند

تقسیم ہند سے قبل مادر علمی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی اولین شکل مدرسہ انجمن تعلیم القرآن کی تھی (جو آج کل تعلیم القرآن حقانیہ ہائی سکول کی شکل میں موجود ہے)۔ دادا جان شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ دارالعلوم دیوبند سے فراغت پانے کے بعد جب وطن واپس لوٹے تو قدیم طرز کے مطابق اپنے گھر کے متصل مسجد میں دینی تعلیم کی تدریس (حلقہ درس کی شکل میں) شروع کر دی۔ اور مختلف علوم وفنون کی چھوٹی بڑی اہم کتابوں کی تدریس فرماتے تھے۔ بچوں کی تعلیم وتربیت کیلئے اکوڑہ خٹک کے چند بیدار مغز لوگوں کے باہمی مشورہ سے ۱۹۳۷ء میں مولانا عبدالحقؒ نے ''انجمن تعلیم القرآن'' سکول کی بنیاد ڈالی۔ جہاں پرائمری سکول میں رائج کتب کے علاوہ بچوں کے لئے ناظرہ قرآن مجید، عقائد، اسلامی معلومات، نماز پنجگانہ، جنازہ اور عیدین باترجمہ پڑھانے کے ساتھ ساتھ بعض قرآنی سورتیں حفظ کرائی جاتی تھیں۔ ۹ رمئی ۱۹۳۸ء کو شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ جب صوبہ سرحد تشریف لائے تو انہوں نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی دعوت پر مدرسہ تعلیم القرآن اکوڑہ خٹک کا معائنہ بھی فرمایا۔ اس مدرسہ کے متعلق آپ نے اپنی رائے ان الفاظ میں ظاہر فرمائی تھی۔

''میں اپنی خوش قسمتی سے ماہ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ میں اس مدرسہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک میں حاضر ہوا۔ اگرچہ اس مدرسہ کو جاری ہوئے ابھی ایک برس کا عرصہ نہیں ہوا مگر ظاہری احوال اور ترقیات امید افزا ہیں بحمداللہ بچے بھی بکثرت ہیں اور مدرسین کرام کی قربانی اور ایثار بھی اطمینان بخش ہے میں اہل اکوڑہ سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس مدرسہ کے جاری رہنے اور روزافزوں ترقی کرنے میں ہر قسم کی امداد فرمادیں۔ وہ ہر طرح تمام اہل قصبہ کیلئے دین ودنیا کا ذخیرہ ہے۔ نیز میں امید کرتا ہوں کہ اہل قصبہ اپنے اپنے بچوں کو ضرور بالضرور یہاں کی تعلیم سے آراستہ کرنے کی کوشش کریں۔ وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین۔''

بعدازاں جب مولانا عبدالحقؒ اکابرین دیوبند کی خواہش پر دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے تو آپؒ کے بعد درس نظامی کا سلسلہ رُک گیا۔ اس سلسلے کو آگے بڑھانے کیلئے مدرسہ ''انجمن تعلیم القرآن'' کے جماعت چہارم سے فارغ

التحصیل طلباء کیلئے اس کے ساتھ ملحق ''شعبہ عربی'' کا اجراء کیا گیا جس میں طلباء کو ابتدائی دینی کتب کافیہ تک پڑھائے جانے کا انتظام ہوا۔ اس شعبہ عربی کا یا بالفاظ دیگر منظّم مدرسہ دارالعلوم حقانیہ کا اولین مدرس گاؤں کا نوجوان فاضل دیوبند حضرت مولانا قاضی حبیب الرحمٰن مقرر ہوئے۔ جنہوں نے درس وتدریس کا یہ سلسلہ یہاں پر ۱۹۵۰ء تک جاری رکھا۔ بعد میں آپ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک اور پھر دارالعلوم سرحد میں مصروف درس وتدریس رہے۔ اس ابتدائی شعبہ کے اولین شاگردوں میں حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا شیر علی شاہ مدظلہ، حضرت مولانا قاضی انوارالدین بھی شامل تھے۔

موصوف گزشتہ ماہ ۱۰/ جمادی الاول ۱۴۲۶ھ بروز ہفتہ مطابق ۱۸/ جون ۲۰۰۵ء کو اس دارفانی سے ۹۲ برس کی عمر میں کوچ کر گئے۔ داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

وفات سے ایک ماہ قبل آپ پر فالج کا حملہ ہوا۔ جس کے سبب صاحب فراش ہوئے۔ آپ نہایت کم گو، متقی، درویش منش، قناعت پسند اور نام ونمود سے کوسوں دور بھاگنے والی شخصیت کے حامل انسان تھے۔ اس بڑھاپے کے عالم میں اشاعت قرآن وسنت اور درس وتدریس، علوم وفنون میں تندرست وتوانا انسانوں سے بڑھ چڑھ کر مشغول ومنہمک رہے۔

ناچیز (حافظ محمد عرفان الحق حقانی) نے کچھ عرصہ قبل دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ کرام کی تاریخ مرتب کرنے کا ارادہ کیا تو اس سلسلے میں اساتذہ کے سوانحی احوال جمع کرنے کیلئے ایک سوالنامہ مرتب کیا جو قاضی صاحبؒ کی خدمت میں بھی بھیجا گیا اس سوالنامہ کو مدنظر رکھ کر انہوں نے اپنی خودنوشت سوانح حیات اس طرح لکھی۔

نام: حبیب الرحمان ولدیت: قاضی شریف الدین، خاندانی پس منظر: نسب کے لحاظ سے والد کی طرف سے میرا تعلق حسینی سادات سے ہے ہمارے اسلاف دین اور علم دین کی اشاعت اور خدمت کی خاطر مدینہ منورہ سے نکل کر بلخ بخارا پہنچے اور وہاں سے فرغانہ آئے اور جب ظہیرالدین بابر ہندوستان پر حملہ آور ہوئے تو ہمارے اسلاف جو اس وقت منصب قضاء پر فائز تھے ان کے ساتھ افغانستان اور پھر وہاں سے متحدہ ہندوستان آئے۔ اور یہاں مختلف ادوار میں مختلف ریاستوں میں قاضی رہے۔ شجرہ نسب: (قاضی) حبیب الرحمٰن ولد قاضی شریف الدین ابن قاضی حافظ وسیع الدین ابن قاضی نسیم الدین ابن قاضی کرم ابن قاضی جیو۔ قومیت: سادات، سکونت: اکوڑہ خٹک، پیدائش: ۱۳۳۳ھ بروز عیدالاضحیٰ بمطابق اکتوبر ۱۹۱۴ء، ابتدائی تعلیم: ابتدائی تعلیم گھر پر والد صاحب سے ناظرہ قرآن اور نظم کی چند کتابیں 'کریما' 'بوستان' 'گلستان' پڑھیں۔ پھر قرآن شریف حفظ کرنے کے لئے اپنے چچا (قاضی مطیع الدین) کے پاس ہوتی (مزدان) چلا گیا۔ تقریباً ڈھائی تین سال وہاں رہا۔ قرآن شریف حفظ کرنے کے بعد ابتدائی کتابیں صرف نحو کی بھی اپنے چچا سے پڑھیں۔ پھر چند ماہ زیارت کاکا صاحب میں قاضی عبدالسلام مرحوم کے پاس رہا۔ اکوڑہ خٹک میں

حاجی عبدالقیوم صاحب مرحوم سے بھی کچھ استفادہ کیا۔ پھر والد صاحب نے مدرسہ رفیع الاسلام بھانہ ماڑی پشاور میں داخل کر دیا۔ وہاں پر چار سال تک رہا۔ نورالانوار، شرح جامی، قطبی، شرح وقایہ تک کتابیں وہاں پڑھیں۔ وہاں کے مشہور اساتذہ میں مولانا سید محمد ایوب شاہ صاحبؒ (جو علاقہ چھچھ گاؤں موسی کے تھے)۔ مولانا صاحب حق عبدالواحدؒ گڑھی کپورہ، مولانا نقیب احمد صاحبؒ ساکن اوچ (محشی گلستان وغیرہ) مدرسہ رفیع الاسلام کے زمانہ تعلیم میں مولانا محمد یوسف بنوریؒ سے بھی کنز الدقائق میں غالباً چند اسباق پڑھے ہیں۔ اس دوران چند دن غورغشتو گیا تھا۔ جلالیہ کے مشہور نحوی جو مولانا اظہار الحق کے والد تھے۔ اس سے کافیہ کے چند اسباق پڑھے پھر مدرسہ رفیع الاسلام چلا آیا۔ اعلی تعلیم: اس کے بعد شوال ۱۳۵۱ھ میں دارالعلوم دیوبند گیا۔ وہاں سات سال رہا تمام علوم حدیث، تفسیر، فقہ، ادب، منطق وغیرہ کی کتابیں پڑھیں۔ فراغت: ۱۳۵۸ھ دارالعلوم دیوبند سے فراغت پائی۔ بیعت و ارشاد: حضرت مولانا مدنیؒ سے غائبانہ بیعت کی پھر بعد میں حضرت مولانا عبدالمالک صدیقیؒ سے کی۔ درس و تدریس اور وعظ و خطابت: فراغت کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام گڑھی کپورہ میں تدریس کی خدمت چند ماہ انجام دی۔ پھر متحدہ ہندوستان کا ضلع انبالہ چلا گیا جہاں میرے والد صاحب جامع مسجد میں امام اور خطیب تھے۔ وہاں سے پھر سولن میں جس سے شملہ تقریباً پچاس میل دور ہے۔ تقریباً ۹ ماہ ایک مسجد میں امام اور خطیب رہے۔ اس ریاست میں صرف یہ ایک ہی مسجد تھی، سولن سے پھر وطن آیا۔ یہاں انجمن تعلیم القرآن کے ارکین نے کہا کہ تم کہیں مت جاؤ۔ ہم یہاں درس نظامی شروع کراتے ہیں۔ چنانچہ شعبہ درس نظامی قائم ہوا۔ یہاں مولوی شیر علی شاہ'' قاضی انوار الدین' محمد علی شاہ وغیرہ اکوڑہ کے طلبہ نے علم کی ابتدا کی۔ نیز مولوی سمیع الحق صاحب نے بھی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان بنا اور دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد رکھی گئی۔ ۱۹۵۰ء تک میں یہی رہا۔ ۵۰ء میں شیخ الحدیث مولانا بادشاہ گل صاحب کے مدرسہ جامعہ اسلامیہ میں تین سال تک تدریس کی۔ پھر ۱۹۵۴ء میں سکول چلا گیا۔ عربی پوسٹ پر مارچ ۱۹۷۹ء تک سکول میں رہا۔ اپریل ۱۹۷۹ء سے ریٹائر ہوا۔ اگست ۱۹۷۹ء میں دارالعلوم سرحد چلا گیا۔ ابھی تک وہاں درس نظامی اور افتاء کے کام میں مشغول ہوں اور مولانا غلام صمدانیؒ بھانہ ماڑی کی مسجد میں امامت اور خطابت ہے۔ موجودہ زیر تدریس کتب: مسلم شریف، مشکوٰۃ جلد ثانی، ہدایہ آخر، جلالین شریف اور کتاب الآثار اور اسکے علاوہ افتاء کا کام میرے ذمہ ہے۔ سفر حج بیت اللہ: ۱۹۹۵ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ دیگر اسفار: صد سالہ جشن دارالعلوم دیوبند میں شرکت کیلئے ۱۹۸۰ء میں ہندوستان کا سفر کیا۔ اولاد: رشید احمد، حسین احمد، محمود حسن، محمد طیب، محمد عبداللہ۔ مشاہیر اساتذہ: مولانا مدنی قدس سرہ، مولانا سید اصغر حسین دیوبندی، مولانا محمد ابراہیم بلیاوی، مولانا شیخ الادب محمد اعزاز علی، مولانا عبدالسمیع دیوبندی، مولانا ظہور احمد دیوبندی، مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی، مولانا عبدالحق نافع گل کاکاخیل، مولانا شمس الحق افغانی، مولانا مفتی ریاض الدین استاد مفتی کفایت اللہ، علامہ شبیر احمد عثمانی سے ترجمہ قرآن شریف (چند دن)، مولانا

قاری محمد طیب صاحب، مہتمم دارالعلوم دیوبند، مولانا گل محمد صاحب رحمھم اللہ (استاد سراجی جو دفتر میں کام کیا کرتے تھے) حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی نے ختم بخاری شریف کے بعد سب تلامذہ کو اپنی اسناد الاجازۃ المسندۃ لسائر الکتب والفنون المتداولۃ بھی عطا فرمائی۔ صد سالہ جشن دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ نے دستار فضیلت ہمارے سر پر رکھا۔ مشاہیر تلامذہ: مولوی سمیع الحق صاحب، مولوی شیر علی شاہ صاحب، مولوی قاضی انوار الدین صاحب، مولوی مظفر شاہؒ جو پشاور چوک یادگار کی مسجد میں امام تھے۔ مفتی شہاب الدین پشاور مسجد قاسم علی خان۔

## قاضی صاحب کی تقرری اور مدرسہ ''انجمن تعلیم القرآن'' کے نصاب تعلیم سے متعلق شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کا دیوبند سے ۱۹۴۴ء میں اراکین مدرسہ کے نام ایک تاریخی خط

ذیل کا خط ناچیز کو قاضی حبیب الرحمٰن صاحب سے ملا۔

بخدمت فیضد رجت عالیجناب نائب صدر صاحب و رکن اعلیٰ جناب ملک رحیم گل صاحب و جملہ اراکین انجمن دامت فیوضھم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بزرگوارانم کا مبارک نوازشنامہ مشتمل بہ مفصل کیفیت امتحان دینیات مدرسہ تعلیم القرآن ۴۴/۲/۸ کو موصول ہوا۔ واقعی آپ خوش قسمت ہیں کہ اس خوشی کا مبارک نظارہ اپنے انکھوں سے دیکھا اپنے عمل کا ثمرہ دیکھ کر آپ کے قلب کو کس قدر سرور اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہونچا ہوگا بندہ کے سامنے اس نظارہ کا نقشہ ہے گرامی نامہ کو بار بار پڑھتا ہوں قلب کو ہر بار کے مطالعہ سے نیا خط پہونچتا ہے۔ مبارک ہو جناب کو۔ اس عمل کا عوض ان شاءاللہ آخرۃ میں ملیگا وہ بہت ہی زیادہ ہوگا مالا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر، سب سے زیادہ خوشی اس پر ہے کہ آپ نے اکابرین اکوڑہ کو دعوت دیٰ اس سے بہت زیادہ فوائد ہونگے ان شاءاللہ۔ اب موقعہ ہے کہ اپنے نصب العین کی طرف قدم اٹھایا جاوے مولانا حافظ حبیب الرحمٰن صاحب تقرر برمحل ہے۔ چونکہ ہمارے مدرسہ تعلیم القرآن کی بنیاد اول سے اس بناء پر رکھی گئی ہے کہ ہمارا نصاب وہی ہو جو دارالعلوم دیوبند کا ہے۔ اگرچہ نصاب تعلیم کا مسئلہ آج ہندوستان میں اشکل المسائل ہے مگر تاہم ہمیں ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانے کی کیا ضرورۃ ہے جو طریقہ نصاب دارالعلوم دیوبند میں مروج ہے فی الحال اسی طریقہ پر تعلیم دی جانی چاہئے آئندہ اگر موقعہ کے مناسب ترمیم کی ضرورۃ ہو کر لینگے کیونکہ ہندوستان کے مدبر سوچ رہے ہیں کہ درس نظامی کا بہتر طریقہ جو زمانہ حال کے ضرورتوں کے مطابق ہو اور دھریت کے زھریلے جراثیم کو مٹا دینی والی ہو کیا ہونا چاہئے اسکے متعلق جس بہتر فیصلہ پر وہ پہونچ جائیں اس وقت ان شاءاللہ ہم اسی نصاب کو رائج کردینگے مروجہ نصاب تعلیم کا نقشہ ارسال خدمت ہے اور ساتھ ہی ایک قلمی نقشہ بھی ہے دونوں جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کو دیدیئے جائیں قلمی نقشہ نصاب میں وطن کی مروجہ کتابیں بھی داخل کی گئی ہیں طرز تعلیم بھی ساتھ ہے ان دونوں کو سامنے رکھ کر مولانا حافظ حبیب الرحمٰن صاحب و

جناب ہیڈ ماسٹر صاحب طالب علموں کے استعداد کے موافق اور وطن کے رجحانات کے مطابق انتخاب فرما کر پڑھاتے رہیں اگر دونوں نصابوں کے بعض کتابوں کو یعنی مخلط طریقہ پر جسمیں بعض کتابیں ایک نقشہ کی اور ساتھ ہی دوسری کتابیں دوسرے نقشہ کی پڑھائی جائیں تب بھی بہتر ہے مثلاً نصاب مروجہ دارالعلوم میں زرّادی، مراح نہیں ہے مگر ہمارے وطن کے طلباء کو اسکے پڑھنے کا اصرار ہوتا ہے تو خیر اسے ہی پڑھا دیا جاوے۔ مدرس کی حیثیت ممتحن کی ہے جس استعداد کا طالب علم ہو اسی استعداد کے مطابق دونوں نقشوں کے کتابوں میں سے سال اول میں پڑھادے مثلاً نقشہ نصاب تعلیم مروجہ دارالعلوم میں سال اول میں منیۃ المصلی نہیں ہے مگر نقشہ قلمی میں موجود ہے اور وطن میں زیادہ رجحان اسکے طرف ہے تو سال اول میں اسے بھی شروع کرادیا جاوے۔ الغرض یہ دونوں نقشہ نصاب دارالعلوم ہیں۔ ایک قدیم ایک جدید اگر موجودہ پرائمری حصہ کے جماعتوں میں تاریخ اسلام جو کہ مروج ہے دارالعلوم میں اسے داخل درس کر دیا جاوے تو بہتر ہوگا۔ تاریخ اسلام مولانا محمد میاں صاحب دیوبندی کی تصنیف سوال جواب کے شکل میں بچوں کی طبیعت کے موافق ہے۔

نقشہ متعلقہ حصہ پرائمری دارالعلوم دیوبند ارسال خدمت ہے جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کو دیدیا جاوے ان نقشوں کو دقایہ پر چسپاں کر دیا جاوے۔ جناب ملک صاحب کا تار وعنایت نامہ دنوں موصول ہو چکے ہیں انکے اس بندہ نوازی ذرہ پروری کا از حد ممنون ہوں اللہ تعالیٰ جزائے خیر عنایت فرمادے کل انکے خدمت میں ایک عریضہ ارسال کر چکا ہوں۔ جناب بزرگوارم ہیڈ ماسٹر صاحب کا مکتوب گرامی موصول ہو چکا یاد آوری کا از حد مشکور ہوں جناب برادرم قاضی صاحب عبدالودود، جناب ماسٹر غلام جیلانی صاحب و مولانا حبیب الرحمٰن و مولوی غلام محمد و مولوی عبدالغفور صاحب کو تسلیمات عرض ہو۔ معزز ارا کین خصوصاً ملک امر الٰہی صاحب و سید نور بادشاہ صاحب و خزانچی صاحب و سکرٹری صاحب کو تحیہ سلام پیش ہو۔ عریضہ ارسال کرنے میں ایک دن کی تاخیر ہوئی مگر نصابوں کو جمع کرنے میں یہ وقت گزرا ہے مکمل نصاب تعلیم کو پیش کیا تاکہ **علی وجہ البصیرۃ** مدرسین کرام اپنے نصاب اور دیوبند کے نصاب میں فرق معلوم کریں۔ آج جناب قاضی صاحب عبدالودود کا گرامی نامہ بھی موصول ہوا وزیر تعلیم کی تشریف آوری اور انکے استقبال میں جلسہ کی کامیابی سے مطلع ہو کر از حد خوشنودی حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ مدرسہ تعلیم القرآن کو ترقی دے اور اساتذہ کرام کے اس سعی بلیغ کو مزید بار آور فرما کر دنیا و آخرۃ کی خوشنودیاں عطا فرمادے۔ اللھم زد فزد. جناب قاضی عبدالودود صاحب کو مبارک ہو اللہ تعالیٰ نوزائیدہ کو عمر نوح عطا فرما کر عالم باعمل کر دے۔

آپ کا خادم عبدالحق بقلم خود از دیوبند

مدرس جدید دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور

۱۴/۲ ۶۳ھ مطابق ۹/۲/۴۴ء